سوال

(33) بیع وفا رہن ہے بیع نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بیع وفا (یعنی بائع جب قیمت ادا کردے مشتری وہ چیز واپس کردے گا) کا عقد جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلہ میں اختلاف ہے درمختار اور عزوغیرہ میں اس کی صورت اس طرح مذکور ہے کہ کسی چیز کو کسی شخص کے ہاتھ مثلا ایک ہزار درہم کے بیچ دیا اس شرط پر کہ جب وہ اس چیز کو واپس کردے گا بائع اس کی رقم واپس کردے گا۔ شافعیہ اس کو "رہن معاد" کہتے ہیں۔ مصر میں " بیع امانت" اور شام میں " بیع اطاعت" کہتے ہیں اور یہ بیع بعض کے نزدیک رہن ہے، اور اس صورت میں اس کے زوائد اور منافع بحکم حدیث "لہ غنمہ وعلیہ غرمتہ" یعنی اس کے لئے اس کا منافع اور اس کے ذمہ اس کا نقصان ہوگا۔

اور جواہر الفتاویٰ میں ہے یہ قول صحیح ہے۔ اور فتاویٰ خیر الدین رملی میں ہے کہ: وعلیہ الاکثر یعنی اکثر علماء کا یہی قول ہے اور بعض کے نزدیک یہ بیع ہے رہن نہیں۔ اور مشائخ متقدمین ومتاخرین کی ایک جماعت نے لوگوں کا اس ضرورت کی خاطر اور ربا سے محفوظ رہنے کے لئے اس قول کو اختیار کیا ہے لیکن اگر اسی عقد میں شرط استردار لگائی جائے تو بیع فاسد ہوجائے گی کیونکہ حدیث میں ہے "نهي عن بيع وشرط" یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عقد بیع میں شرط لگانے جانے سے منع فرمایا ہے۔ اور شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ([1]) لکھا ہے کہ اگرچہ بعض فتاویٰ میں اسے جائز رکھا ہے، لیکن ہمارے نزدیک عدم جواز راجح ہے۔ اور حقیقت میں یہ عقد، عقد رہن ہے کہ جو اس شرط فاسد کے سبب فاسد ہوگئی ہے جو عقدِ بیع کے مخالف ہے۔

---

[1] فتاویٰ عزیزیہ/560 اردو میں

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ نواب محمد صدیق حسن

صفحہ: 348

محدث فتویٰ